سوال

یہ سود کےلیے حیلہ ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مجھے سعودیہ کے ایک شہر میں مکان بنانے کےلیے قرض کی ضرورت محسوس ہوئی تو میں ایک شخص کے پاس گیا اوراس سے میں نے قرض مانگا، تواس نے کہاکہ میں تجھے گاڑی دیتا ہوں یہ کہہ کراس نے مجھے بارہ ہزارریال دیئے لیکن اپنے پاس اس نے اکیس ہزار لکھ لیے حالانکہ میں نے نہ کوئی گاڑی دیکھی اور نہ مجھے اس کے رنگ ہی کا علم ہے ۔ اس نے فقط اس کی رسید لکھی اورمجھے کہاکہ ہر ماہ ایک ہزارریال دے دیا کرو، اس وقت تو میں راضی ہوگیا کیونکہ میں محتاج تھا اورمجھے رقم کی ضرورت تھی لیکن اب جب کہ میں ساڑھے آٹھ ہزارریال دے چکاہوں توپھر بھی میرے ذمہ بارہ ہزارپانچ سوریال باقی ہیں توسوال یہ ہے کہ اس کے راس المال سے زائد رقم اداکرنا بھی کیا میرےلیے لازم ہے ؟ امید ہے رہنمائی فرمائیں گے ،جزاکم اللہ خیرا

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب امرواقع اسی طرح ہےجسے سائل نے ذکرکیا ہے تویہ معاملہ بالکل باطل ہے کیونکہ اس میں ربا الفضل بھی ہے اورربا النسیئہ بھی ۔ لہذاجس نے آپ کوقرض دیا ہے اسے صرف اپناراس المال بھی بارہ ہزارریال ہی لینے چاہئیں کیونکہ اس نے آپ کوگاڑی نہیں دی اورنہ اسے بیچا ہے جیساکہ آپ نے ذکرکیا ہے بلکہ اس نے توآپ کودراہم کے بدلے دراہم دیئے ہیں لہذااس صورت میں آپ سے زیادہ لینا بالکل غلط اورصریحا سود ہے ۔ لہذا تم دونوں کواللہ تعالی کی بارگاہ میں توبہ کرنی چاہیے اورآئندہ کبھی بھی اس طرح کا معاملہ نہیں کرنا چاہیے ۔ ہم اللہ تعالی سے دعاکرتے ہیں کہ وہ آپ دونوں کی توبہ کوقبول فرمائے ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتوی

فتوی کمیٹی